Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹ ایڈیٹر: نسیم سیفی رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۲/۷۷ منگل ۵ رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ - ۱۰ امان ۱۳۷۱ہش - ۱۰ مارچ ۱۹۹۲ء نمبر ۵۹

حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کی صحت یابی کے لئے خصوصی دُعاؤں کی تحریک

جیسا کہ احباب جانتے ہیں حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم محترم سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چند ہفتوں سے علیل ہیں۔ مختلف طبّی علاجوں کا سلسلہ جاری ہے۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کی کامل شفایابی کیلئے دردِ دل سے دعائیں کرتے رہیں۔ مولا کریم حضرت سیّدہ صاحبہ کو جلد تر صحت عطا کرے اور لمبی زندگی سے نوازے۔

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"ہاں توبہ کے یہ معنے نہیں ہیں کہ انسان زبان سے توبہ توبہ کہہ لیوے۔ بلکہ ایک شخص تائب اس وقت کہا جاتا ہے کہ گذشتہ حالت پر سچّے دل سے نادم ہو کر آئندہ کے لئے وعدہ کرتا ہے کہ پھر یہ کام نہ کرے گا اور اپنے اندر تبدیلی کرتا ہے اور جن شہوات عادات وغیرہ کا وہ عادی ہوتا ہے ان کو چھوڑتا ہے اور تمام یار دوست، گلی کوچے اُسے ترک کرنے پڑتے ہیں۔ کہ جن کا معاصی کی حالت میں اس سے تعلّق تھا۔ گویا توبہ ایک موت ہے جو وہ اپنے اوپر وارد کرتا ہے۔ جب ایسی حالت میں وہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے۔ تو پھر خدا تعالیٰ بھی اس کی طرف رجوع کرتا ہے اور یہ اس لئے ہے کہ گناہ کے ارتکاب میں ایک حصّہ قضا و قدر کا ہے۔ کہ بعض اندرونی اعضاء اور قویٰ کی ساخت اس قسم کی ہوتی ہے کہ انسان سے گناہ سرزد ہو۔ پس اس لئے ضروری تھا کہ ارتکابِ معاصی میں جس قدر حصّہ قضا و قدر کا ہے اس میں خدا تعالیٰ رعایت دیوے اور اس بندے کی توبہ قبول کرے اور اسی لئے اس کا نام توّاب ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صٓ ۴۲۵-۴۲۶)

عاجزانہ دُعائیں کر کے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو حاصل کرو

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنے پیدا کرنے والے رب کو پکارو۔ اس سے دعائیں کرو گڑگڑا کر بھی اور چپکے چپکے بھی۔ اجتماعی طور پر بھی دعائیں کرو اور انفرادی طور پر بھی۔ اور اس سے یہ دُعا مانگو کہ اے اللہ! تُو ہمارا رب ہے۔ تُو نے ہمیں پیدا کیا اور ہماری پیدائش کو احسن بنایا ہے۔ تو نے ہمیں ہماری ضرورت کے مطابق قوتیں عطا کیں اور ان قوتوں کی نشو و نما کے سامان پیدا کئے ہیں۔ گویا ہمارے قویٰ میں درجہ بدرجہ ترقیات عطا کر کے خدا تعالیٰ ہمیں بلندیوں اور کامیابیوں کی طرف لے جانے والا ہے۔ اسی غرض کے لئے اس نے شریعتِ حقّہ کو قرآنِ کریم کی شکل میں نازل فرمایا۔ اس لئے اس سے دُعا کرو کہ وہ ہمیں یہ توفیق عطا فرمائے کہ ہم ان حدود کے اندر رہ کر اور ان حقوق کو ادا کر کے جو اس نے مقرر کئے ہیں اپنی ربوبیت اور نشو و نما کے سامان پیدا کریں اور یہ دُعا گڑگڑا کر بھی کرو اور خفیہ بھی۔ اجتماعی طور پر بھی کرو اور انفرادی طور پر بھی اور یہ یاد رکھو کہ جب تک اللہ تعالیٰ سے دُعا کر کے اس کے فضل کو جذب نہیں کیا جاتا۔ انسان حقوق کے دائرہ میں نہیں رہتا۔ وہ ان کو پامال کرتا ہے۔ جو شخص حقوق کو پامال کرتا ہے اس کے متعلق فرمایا (...) اللہ تعالیٰ اعتداء کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ وہ ان سے پیار اور محبت نہیں کرتا۔ اعتداء کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا انسان کو حاصل نہیں ہوتی۔ اس سے اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے (اور تم زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد پیدا نہ کرو) دینِ حق کے نزول کے بعد، حقوق کی تعیین کے بعد، حقوق کی وضاحت کے بعد اور اللہ تعالیٰ کے اس اعلان کے بعد کہ حقوق کی ادائیگی کے لئے مادی اور غیر مادی سامان پیدا کئے گئے ہیں اور ان کی تقسیم اصول پر ہونی چاہیئے جن کے نتیجہ میں اس دنیا میں اصلاح کے حالات پیدا ہوتے ہیں اور فساد کے حالات مٹ جاتے ہیں۔ امن کے حالات پیدا ہوتے ہیں اور خوف کے حالات دُور کر دیئے جاتے ہیں۔ ان حالات کے پیدا ہونے کے بعد (تم زمین میں فساد نہ کرو) کی رُو سے اس زمین میں جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ایک نیا رُوپ لے کر دُنیا کے سامنے آئی ہے اس میں فساد کے حالات

باقی صٓ ۸ پر

ربوہ۔ مورخہ ۶ فروری ۱۹۹۲ء کو بیت الاقصیٰ میں نماز جمعہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی۔ اور خطبہ جمعہ میں سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۳ جنوری بمقام قادیان دارالامان پڑھ کر سُنایا۔

اس خطبہ میں حضور ایدہ اللہ نے جلسہ سالانہ قادیان کا ذکر فرمایا تھا۔ اس میں شامل ہونے والے دور دراز احمدیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے حضور نے بڑی محبت سے پاکستان کے احمدیوں کا تذکرہ فرمایا۔ قادیان میں نئے منصوبوں کے بارے میں حضور ایدہ اللہ نے اہلِ پاکستان کے لئے اور خصوصاً اہلِ کشمیر کے لئے دعاؤں کی تحریک کی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کشمیر کو سچّا اور پائیدار امن عطا کرے۔ حضور نے فرمایا کہ اس جلسہ پر ہماری توقعات سے بہت بڑھ کر کشمیر سے (۳ ہزار کے قریب) احمدی شامل ہوئے۔

درخواست دُعا

خاکسار کی والدہ محترمہ (اہلیہ حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری) کی بائیں آنکھ کا موتیا کا آپریشن ۱۶ مارچ بروز سوموار لندن میں ہونا تجویز ہوا ہے۔ احباب کرام سے آپریشن کی کامیابی اور نظر کی بحالی نیز بابرکت لمبی زندگی کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور عاجزانہ دعائیں کرنے کی درخواست ہے۔

عطاء المجیب راشد
امام بیت الفضل - لندن

○ مکرم عبدالقدیر صاحب اسیر راہ مولیٰ ساہیوال کے والد مکرم چوہدری عبدالرحیم صاحب مجاہد حسین آباد کالونی ساہیوال کو شدید کھانسی اور بخار کی شکایت ہے۔ ان کی والدہ صاحبہ کی صحت بھی ٹھیک نہیں رہتی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۰۔ امان ۱۳۷۱ ہش ۱۰۔ مارچ ۱۹۹۲ء

صاحبِ ایمان کا ابتلاء

حالات کی اونچ نیچ سے تو کسی کو فرار نہیں۔ کبھی حالات کیسے ہیں اور کبھی کیسے اور اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ حالات ہمیشہ ایک جیسے رہیں تو یہ بات ناممکن الحصول ہے۔ آخر اس دنیا میں صرف وہی تو نہیں بستا۔ دنیا بڑی وسیع ہے۔ اور ہر ایک کی خواہش کے مطابق حالات کا ہونا کسی کے بھی بس کی بات نہیں ہے۔ اور اگر انسان اکیلا بھی ہو تو حالات تو اس کی اپنی پیداوار نہیں ہیں۔ سردی گرمی اس کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ بہار اور خزاں اس کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ اندھیرا اُجالا اس کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ تمام باتیں جن کا حالات کے پیدا کرنے یا بدلنے سے تعلق ہے وہ کسی ایک شخص کے ہاتھ میں نہیں ہیں۔ اس لئے جو حالات بھی ہوں ان میں سے گذرنا ہی پڑتا ہے۔ اور اگر ہر حالت میں سے گذرنا ہی پڑتا ہے تو رو دھو کر کیوں گذرا جائے۔ ہنستے کھیلتے ہوئے اور خدا تعالیٰ کا شکر کرتے ہوئے کیوں نہ دن گذارے جائیں۔

حالات کی اونچ نیچ میں سے ہی ایک حالت ابتلاء کی ہے۔ ایسی مشکل جس پہ کسی کا کوئی اختیار نہیں۔ ایسا مسئلہ جو آسانی سے حل نہ ہو سکتا ہو۔ اگر انسان کوشش میں وقت صرف بھی کرے تو کچھ نہ بنے۔ ابتلاء بعض اوقات گھبراہٹ کا باعث بھی بن جاتا ہے۔ انسان سوچتا ہے کہ میرا کیا قصور تھا۔ یہ بات مجھ سے کیوں ہوئی۔ یہ واقعہ میرے ساتھ کیوں سرزد ہوا۔ مَیں اس تکلیف کی بھٹی میں کیوں دھکیل دیا گیا۔ لیکن ایسے خیالات اس لئے آتے ہیں کہ اکثر لوگ ابتلاء کے فلسفہ کو جانتے نہیں۔ اگر وہ ابتلاء کی حقیقت کو جان لیں تو زندگی آسان بھی ہو جائے اور امید اور یقین کی کرنوں سے روشن بھی۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ فرماتے ہیں:

> "کسی ابتلاء پر گھبرانا نہیں چاہیئے۔ ابتلاء صاحب ایمان کو اللہ تعالیٰ کے اور قریب کر دیتا ہے اور اس کی وفاداری کو مستحکم بناتا ہے لیکن کچے اور غدّار کو الگ کر دیتا ہے۔"

حضور کے اس ارشاد کی روشنی میں کہا جا سکتا ہے کہ زندگی بہتر طریق اور اطمینان بخش حالت میں گذارنے کے لئے سب سے پہلے تو انسان کو صاحب ایمان ہونا چاہیئے۔ صاحب ایمان ہی وہ شخص ہے جو ابتلاء سے گھبراتا نہیں۔ اور صاحب ایمان ایسے درجہ کا کہ اس کے دل میں ہر دم یہ خواہش ہو کہ وہ اپنے خالق و مالک کے قریب سے قریب تر ہو۔ اگر ایسا ہے تو اس کا ایمان ابتلاء سے بڑھے گا۔ اور اس کی وفاداری یا خدا کے قرب کی خواہش مزید بڑھے گی۔ اگر صاحب ایمان نہ ہو یا اس کا ایمان پختہ نہ ہو تو وہ یقیناً الگ کئے جانے کے لائق ہے اور وہ الگ ہی کر دیا جائے گا۔

جو مرا ہر حال میں ہے پاسباں
جو ہے میرا تیر اور میری کماں
مَیں اگر ناراض بھی ہو جاؤں تو
مجھ پہ رہتا ہے ہمیشہ مہرباں

ابوالاقبال

یا الٰہی خیر ہو محبوب کے محبوب کی

دِل جلا کر اک چراغاں کی کریں گے آج سَیر
اس چراغاں میں الٰہی دیدۂ پُرنم کی خیر

حمد سے لبریز دل ہیں دل کھنکتے جام ہیں
دل بھی اور جان و جگر بھی مصطفےٰ کے نام ہیں

دل کہ جس میں خواہشیں ہیں رتجگوں کے نُور کی
صاف اور روشن ہے دل جیسے تجلّی طُور کی

رتجگوں کے ان حوالوں سے یہ دل روتا ہے آج
دامنِ دل گریہ و زاری سے پھر دھوتا ہے آج

دردِ سے خالی نہیں ہے دل کہ ٹھکرائے کوئی
اور ترے در سے کبھی خالی نہیں جائے کوئی

آنکھ سے موتی ڈھلک کر عرش کے تارے بنے
عرش کے تارے بنے اور اس طرح کہنے لگے

جھانک کر دیکھا بھی ہے شہرِ تمنّا میں کبھی
تم کبھی اُترے بھی ہو بحرِ تمنّا میں کبھی

فاقہ مستی فقر و درویشی غریبی کا مزہ؟
کیا تمہیں معلوم ہے عشقِ حقیقی کا مزہ؟

سوچتی ہوں کیا کبھی ایسا زمانہ آئے گا؟؟
پا سکوں گی کیا کبھی عِشق حقیقی کا مزہ؟

بھُولتی ہی بھُولتی جاتی ہوں جینے کی اَدا
بھُولتا جاتا ہے میرا دل دھڑکنے کی صَدا

تُو تو مَولا ہے کیا کرتا ہے خود بندوں سے پیار
ہم وہ بندے ہیں کہ کرتے ہیں ترے بندوں سے پیار

التجا آنکھوں نے جُھک کر آج کی تیرے حضور
کچھ نہیں ہے فقر و درویشی غریبی کا غرور

زندگی مطلوب ہے مطلوب کے مطلوب کی
یا الٰہی خیر ہو محبوب کے محبوب کی

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت میر محمد اسماعیل صاحب

آپ بیتی

پچاس روپے

ایک دفعہ رات کے بارہ بجے گرمی کے موسم میں مجھے ایک شخص ایک مریضہ کو دیکھنے کے لئے بلانے آیا۔ میں اپنے مکان واقع سرکاری شفاخانہ سے اس کے ہمراہ گیا۔ شہر میں جاکر دیکھا کہ مریضہ ایک نوجوان لڑکی تھی جسے وضع حمل کی تکلیف تین دن سے ہو رہی تھی۔ میں نے تفصیلی معائنہ کیا تو معلوم ہُوا کہ پہلا بچہ ہے اور پورے دن ہو چکے ہیں۔ تین دن سے درد ہے اور اب حالت ناقابل برداشت ہے دائیاں سب جواب دے چکی ہیں۔ مگر بچہ ابھی تک زندہ تھا اور ماں کی حالت بھی زیادہ خراب نہ تھی۔ میں نے کہا کہ بچہ سوائے اپریشن کے نہیں پیدا ہو سکتا۔ وہ لوگ برہمن تھے کہنے لگے ہم صلاح کر لیں اور آپ فیس کیا لیں گے۔ میں نے کہا پچاس روپیہ۔ آج کل ایسے اپریشن کے لئے لوگ دو تین سو سے کم نہیں لیتے مگر مجھے یہ خیال تھا کہ زیادہ مانگنے سے یہ لوگ علاج نہیں کرائیں گے۔ اور ممکن ہے کہ صاحب وسعت بھی نہ ہوں۔

مریضہ کا سسر:۔ تو آپ زچہ بچہ دونوں کے بچ جانے کی امید رکھتے ہیں؟

میں:۔ زچہ کی تو بہت امید ہے مگر بچہ کے متعلق میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ اس کی جان بہر حال خطرہ میں ہے۔

وہ:۔ پھر ہم اپنی برادری سے صلاح کر کے آپ کو اطلاع دیں گے۔ آپ تشریف لے جائیں۔

میں اپنی دانست میں گویا اپنی فیس جیب میں ڈال کر چلا آیا۔ رات تھوڑی سی باقی تھی اس وجہ سے جاگتے ہی گزری کہ وہ لوگ اب آتے ہونگے اب آتے ہوں گے۔ مگر نہ آئے۔ صبح کو میں شفاخانہ کے کام میں مصروف ہوگیا۔ دوپہر ہوگئی۔ تو ان کا پھر بھی کوئی پتہ نہ تھا۔ آخر شام کو خبر لگی کہ برادری نے کثرت رائے سے یہ فیصلہ کیا تھا کہ پچاس روپیہ بہت بڑی فیس ہے۔ ہم نے ایسی گراں رقم بطور فیس کے کسی ڈاکٹر کو لیتے نہیں سنی۔ بعض نے کہا کہ موت زندگی تقدیر کے ہاتھوں ہے۔ ایک صاحب بولے کہ سب کرموں کا پھل ہے جو کچھ ہوگا دیکھا جائے گا۔ بچہ جو ہمارا تخم ہے وہی اگر خطرہ میں ہے اور نہ بچ سکے گا تو ہو گے بچنے کا جو غیر کی لڑکی ہے ہمیں کیا فائدہ ہوگا غرض بہت کائیں کائیں ہو کر سب معاملہ ملتوی ہو گیا۔ مگر قدرت تو اپنا عمل پورا کر کے چھوڑتی ہے۔ رفتہ رفتہ مریضہ کمزور اور بدحواس ہوتی گئی۔ آخر دن کو دس بجے اس نے پران چھوڑ دئے اب تو موت ہوگئی تھی۔ بقایا برادری بلکہ سارا شہر جمع ہو گیا اور مُردہ جلانے کے لئے ارتھی تیار ہونے لگی کہ اتنے میں ایک پنڈت بولا۔

پنڈت جی:۔ بھائیو! یہ چھوکری بھرشٹ ہے۔ ہم اسے جلا نہیں سکتے جب تک اس کے پیٹ کے اندر بچہ ہے۔ بچہ نکلے گا تو شاستروں کی رُو سے یہ مسان میں جلنے کے قابل ہوگی۔

دوسرا برہمن:۔ ہاں جی ہاں۔ پنڈت جی نے بالکل سچ فرمایا شاستر ارتھ یہی ہے۔ اس پر سب پنڈتوں نے اتفاق کیا اور گھر والوں کو مجبور کیا کہ کسی دائی کو بُلا کر کسی طرح بچہ ماں سے علیحدہ کیا جائے۔ مجبوراً مرنے والی کا خسر اٹھا اور ایک گھنٹہ کے بعد واپس آکر کہنے لگا کہ شہر کی سب دائیوں کے پاس پھر آیا ہوں کوئی اس پاپ کی حامی نہیں بھرتی کہ پیٹ چاک کر کے بچہ باہر نکالے اور پھر پیٹ کو سی دیوے۔ ہاں وہ جو ایک مسلمان دائی پہلے ہسپتال میں کام کیا کرتی تھی۔ اس نے کہا ہے کہ میں یہ کام کر دوں گی۔ لیکن لیکن لیکن..... پچاس روپیہ دینے ہوں گے۔ یہ سن کر ساری برادری سناٹے میں آگئی اور ہے رام۔ ہے رام کا غلغلہ بلند ہُوا۔

ایک:۔ اب کیا ہوگا۔ اس سے تو پچاس روپیہ ڈاکٹر ہی کو دے دیئے ہوتے۔ اب دو جانیں گئیں اور پھر بھی اتنا ہی ڈنڈ باقی ہے۔ ہے پرمیشر!

دوسرا:۔ بھئی دیر ہوتی ہے۔ اونے پونے کسی طرح اسے راضی کرو۔ کب تک مردہ گھر میں رکھ کر پاپ کماتے رہو گے۔

سب یک زبان ہو کر:۔ ہاں بھائیو اب تو کچھ بھی ہو۔ اس پاپ سے چھوٹنا ضروری ہے۔ جا بھئی منی رام تو جا اور دیکھ وہ دائی کچھ کم کر دے تو لے آ۔

ایک پنڈت جی بولے:۔ ارے یار کم کرے یا نہ کرے تو اسے لیتا ہی آئیو گرمی کا موسم ہے۔ اب جلدی بندوبست کرنا چاہیئے۔

آخر منی رام جی گئے تو دائی نے رقم کم کرنے سے بالکل انکار کر دیا۔ مجبور ہو کر کہنے لگے چل بھاگوان چل جو تو مانگے گی۔ ہم دیں گے۔

دائی:۔ پنڈت جی مہربانی کر کے پیشگی پچاس روپیہ یہاں رکھ دیں تو میں حاضر ہوں ورنہ کہیں اور سے بندوبست کر لیں۔

پنڈت جی پھر بڑبڑاتے گھر آئے سب واقعہ سُنا کر پچاس روپیہ لے کر دائی کے ہاں پہنچے اور اس کی فیس ادا کی۔ اس کے بعد دائی صاحبہ تشریف لائیں۔ ایک چاقو جیب میں سے نکال کر اور رومال ناک پر رکھ کر بچہ کو ماں سے علیحدہ کیا۔ پھر چند ٹانکے لگا کر شکم کو سی دیا۔ باہر ہری ہر۔ ہری ہر کا وظیفہ اونچی آوازوں سے ہو رہا تھا دائی نے نوٹس دیا کہ تمہارا کام ہو گیا ہے۔ اب میں جا رہی ہوں۔ یہ کہہ کر وہ تو رخصت ہوئی اور مرنے والی اور بچہ کی ارتھی تیار ہو کر شمشان بھومی پہنچی اور وہی پچاس روپیہ جس سے غالباً ایک اور شاید دو جانیں بھی بچ سکتی تھیں۔ بے موقعہ اور برادری کے خوف سے خرچ ہُوا اور نتیجہ نکلا ....صفر۔

اور ابھی چند ماہ نہ گزرے تھے کہ چند ہزار مزید خرچ کر کے اس گھر میں پھر ایک "بہو" نظر آنے لگی مگر اُن پچاس روپوں کا ساری برادری کو مدتوں تک قلق اور صدمہ رہا۔

سات خون

ایک روز ایک پولیس کنسٹیبل تھانہ سے رپورٹ لایا اور کہنے لگا کہ پانچ لاشیں پوسٹ مارٹم کے لئے آئی ہیں میں اُن کو سرکاری نعش خانہ میں رکھوا کر آیا ہوں۔ میں نے پوچھا کیا کہیں لڑائی ہوئی ہے؟ کہنے لگا نہیں۔ خودکشی کا معاملہ ہے۔ مَیں نے کہا اتنے آدمیوں کی اکٹھی خودکشی! کہنے لگا کہ آپ پولیس کی رپورٹ پڑھ لیں۔ اس میں سارا ذکر ہے۔

مَیں نے رپورٹ پڑھنی شروع کی تو معلوم ہوا کہ ایک گاؤں میں جو قریب ہی تھا۔ ایک زمیندار شخص کی دو بیبیاں تھیں۔ چونکہ آئے دن ان میں دنگہ فساد رہتا تھا۔ اس لئے اس نے کچھ مدت سے ان کو الگ الگ مکان میں رکھ دیا تھا۔ بڑی کے تین بچے تھے اور چھوٹی کے دو اور وہ شخص اتنا منصف مزاج تھا کہ ایک مہینہ بھینس کو بڑی بیوی کے ہاں رکھتا تھا اور ایک مہینہ دوسری کے ہاں۔ ایک دن چھوٹی کو جو دُودھ یا لسّی کی ضرورت ہوئی تو بڑی کے ہاں مانگنے گئی کیونکہ اس مہینہ میں بڑی بیوی کے پاس بھینس کی باری تھی۔ بڑی نے کچھ بے اعتنائی دکھائی جس سے چھوٹی پر غصہ کا جنّ سوار ہوگیا۔ بس پھر کیا تھا آتے ہی ایک سکیم تیار کی اور جب بڑی کے تینوں بچے اس کے بچوں سے کھیلنے دوپہر کے وقت اس کے گھر میں آئے تو کہنے لگی چلو آج سب کو جنگل میں جھڑ بیری کے بیر کھلانے لے چلوں یہ کہہ کر اپنے دونوں اور دوسری کے تینوں بچوں کو ہمراہ لیا اور گاؤں سے باہر چل پڑی سب بچے ہنسی ہنسی بھاگے چلے جا رہے تھے کہ گاؤں سے میل بھر پرے ایک کنوئیں پر پہنچے۔ وہاں جاکر وہ کہنے لگی کہ آؤ ہم سب ناچیں اور گائیں یہ کہہ کر اپنے ساتھ سب کو کنوئیں کی منڈیر پر چڑھایا اور اپنے ہمراہ جو ایک بڑی چادر لائی تھی اس میں خود اپنے تئیں باندھا پھر دائیں طرف چادر کے پلّو سے سوکن کے تین بچوں کو اور بائیں طرف کے پلّے سے اپنے دونوں کو باندھ دیا اور کہنے لگی آؤ کودیں اور اُچھلیں اور آپ بھی کودنے اُچھلنے لگی بچے بھی کوئی ۵۔۴۔۳ سال کی عمر کے تھے۔ وہ بھی کودنے لگے کہ اتنے میں یکدم دھڑام سے کود کر کنوئیں کے اندر جا پڑی اور اس کے ساتھ بندھے ہوئے سب بچے بھی اندر پہنچ گئے۔ وہ کنواں گو معطل اور غیر مستعمل تھا۔ مگر اس میں پانی بہت زیادہ اور گہرا تھا۔ نتیجہ یہ ہُوا کہ بچے سارے تڑپ تڑپ کر ڈوب گئے۔ مگر عجیب بات یہ ہوئی کہ اس عورت کے گھگرے میں اندر کودتے ہُوئے ہَوا بھر گئی اور وہ گھگری کی طرح پانی کے اوپر گویا کھڑی رہی۔ ہَوا نے اسے ڈوبنے نہ دیا۔ کمر تک وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پانی میں تھی اور باقی حصہ اوپر۔ کچھ دیر کے بعد اس نے جو بے تحاشا چیخیں مارنی شروع کیں تو اتفاقاً کچھ مسافر جو پاس کے ایک راستہ پر سے گذر رہے تھے چیخیں سن کر کنوئیں پر آئے تو دیکھا کہ ایک عورت پانی پر بیٹھی ہے۔ وہ اپنی پگڑیاں باندھ کر اسے نکالنے لگے تو بوجھ کے مارے نکال نہ سکے۔ آخر ایک نے گاؤں میں جاکر اطلاع کی۔ رسے اور آدمیوں کو ساتھ لائے۔ تب بمشکل ایک عورت اور پانچ اس کے ساتھ بندھے ہوئے بچے باہر نکالے گئے وہ سب تو مر چکے تھے مگر عورت بالکل چنگی بھلی تھی۔ اتنے میں اس کا خاوند اور سوکن بھی خبر پاکر دوڑے ہوئے آئے۔ اُن کا رونا پیٹنا ناقابل بیان تھا گویا اولاد پر جھاڑو پھر گئی تھی خیر پولیس کو اطلاع ہوئی اور اب ان بچوں کی لاشیں سرکاری لاش خانہ میں تھیں۔

میں پوسٹ مارٹم کے لئے وہاں پہنچا عورت تو ضلع کے جیل میں تھی۔ میں نے اس وقت اسے نہیں دیکھا۔ لیکن ان پانچ مردہ بچوں کی قطار سنگدل سے سنگدل انسان کے دل کو ہلا دینے کے لئے کافی تھی۔ خیر ملاحظہ ہوا اور نتیجہ یہی نکلا کہ سب کی موت غرقابی سے ہوئی ہے۔ عورت پر اقدام خودکشی اور قتل عمد دونوں جرائم کے مقدمے چلے۔ وہ اس وقت جیل میں بند تھی اور ساتھ ہی دو اور ملزم عورتیں بھی بند تھیں۔ مقدمہ کی پیشیاں ہو رہی تھیں اور عدالت میں لوگ خونی آنکھوں سے اسے دیکھتے تھے۔ خاوند نے اس کے لئے کوئی وکیل کھڑا نہیں کیا۔ خود عورت ہر بات کی اقبالی تھی اور بار بار عدالت سے مخاطب ہوکر یہی کہتی تھی کہ مجھے پھانسی چڑھا دو۔ مجھے پھانسی چڑھا دو۔ ایک دن یہ اتفاق ہوا کہ دوسری دونوں ملزم عورتیں اپنے جرم سے بری ہوکر جیل سے رہا ہوگئیں۔ صرف وہی اکیلی زنانہ وارڈ کے اندر رہ گئی۔ یہ عورتیں چلی گئی تھیں۔ ان کے سرکاری کپڑے ابھی وہیں اسی کمرہ میں پڑے تھے کہ اس عورت نے ان کی دونوں چادروں کو تیسری اپنی چادر کے ساتھ ملا کر اور گانٹھ کر ایک لمبا رسا بنالیا۔ پھر کسی طرح اونچی ہوکر روشندان کی میخ سے اس رسے کا ایک سرا باندھ دیا اور دوسرے سرے سے لٹک کر پھانسی لے لی۔ اس طرح اس کا قصہ تمام ہوا خس کم جہاں پاک۔ جیل کی جمعدارن جب ان عورتوں کے کپڑے لینے قفل کھول کر اندر گھسی تو اور ہی تماشا نظر آیا۔ مگر ملزمہ مرچکی تھی اس کی لاش ان بچوں کی لاشوں کے ایک ماہ بعد پھر میرے پاس ہی پوسٹمارٹم کے لئے آئی اور جب اس کا پیٹ چاک کیا گیا تو رحم کے اندر سے ایک چار پانچ ماہ کے قریب کا بچہ اور نکلا اس طرح سات خون پورے ہوکر یہ ڈراما تکمیل کو پہنچا۔

میرے لئے صرف ایک بات اس واقعہ میں قابلِ تعجب تھی۔ وہ یہ کہ جو شخص ایک دفعہ خودکشی کا اقدام کرلیتا ہے اور بچ جاتا ہے وہ پھر دوسری دفعہ خودکشی نہیں کیا کرتا۔ یہاں یہ قاعدہ ٹوٹ گیا۔ غالباً اس عورت نے دیکھا کہ میرا اب دنیا میں کوئی ٹھکانا نہیں رہا نہ کوئی ہمدرد اور یوں بھی پھانسی ہی ملنی ہے تو چلو اپنے آپ کو خود ہی یہ سزا دے لو۔ یا یہ وجہ ہوگی کہ پہلی خودکشی کی اصلی تلخی اس نے چکھی نہ تھی۔ یعنی کوئی غوطہ آیا نہ تھا بلکہ صحیح سلامت یونہی نکل آئی تھی۔

بقیہ: صہ ۵ سے آگے

اخبارات میں چھپتا بھی رہتا ہے میری تحریرات کی اشاعت میں خصوصی طور پر میرے ساتھ تعاون ہفت روزہ "لائلپور اخبار" کا بہت حصہ ہے۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو اپنی گذارشات آپ کو ارسال کروں۔

گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کی یہ اعزازی خبر روزنامہ نوائے وقت، جنگ میں بھی چھپ چکی ہے۔ امید ہے نظر سے گزری ہو گی۔ لیکن وہ خبر پارٹی کو "اعزازی" سے پہلے کی ہے۔ میری تمام تر دعائیں حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ کی صحت و سلامتی درازئ عمر، جلد واپسی اور ساری جماعت کے لئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو۔

ایک ضروری بات کی گذارش کرنا تھی وہ یہ کہ الفضل میں کبھی کبھار کہیں کہیں الفاظ غلط چھپ جاتے ہیں۔ اس کی طرف توجہ دی جائے شکریہ۔

جماعت احمدیہ لاہور کی قراردادہائے تعزیت

محترم ملک عبداللطیف صاحب ستکوہی

مجلس عاملہ جماعت احمدیہ کا یہ غیر معمولی اجلاس جماعت احمدیہ لاہور کے ایک دیرینہ خادم ملک عبداللطیف صاحب ستکوہی مولوی فاضل کی سانحۂ وفات پر گہرے دکھ اور آپ کے تمام عزیز و اقارب اور پسماندگان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سے شفقت اور رحمت کا معاملہ فرمائے۔

جماعتی خدمات کے اعتبار سے ملک عبداللطیف صاحب ستکوہی ربع صدی سے زائد عرصہ تک جماعت کے سیکرٹری اصلاح و ارشاد رہے۔ علاوہ ازیں موصوف نے حلقہ سنت نگر کے صدر اور انصاراللہ کے ناظم ضلع لاہور کے طور پر بھی جماعتی خدمات سرانجام دیں۔

نظام سلسلہ سے کماحقہ تعاون اور جماعت کے ہر حکم کی دلی بشاشت کے ساتھ تعمیل آپ کے خصوصی اوصاف تھے۔ دعا ہے کہ ہمارا جلیل و قدیر خدا انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کی اولاد کو بھی ان کے تمام نیک اوصاف سے متصف کر دے اور انہیں بھی وہ لگن جوش اور دلی ذوق و شوق عطا فرمائے جو جماعتی کاموں کی سرانجام دہی کے سلسلہ میں آپ کا طرۂ امتیاز تھا۔

جماعت احمدیہ لاہور کی مجلس عاملہ کا یہ غیر معمولی اجلاس جماعت احمدیہ لاہور کے آڈیٹر جنرل اور صدر مجلس موصیان مکرم چوہدری فتح محمد صاحب ایم۔ اے کی وفات پر دلی دکھ اور افسوس کا اظہار کرتا ہے۔

محترم چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے

محترم چوہدری صاحب ایک ایسے نہایت مخلص، دیانتدار، نڈر، متقی اور پرہیزگار انسان تھے اعلیٰ سرکاری حلقوں میں جن کی دیانتداری اور فرض شناسی کو بطور مثال پیش کیا جاتا تھا۔

موصوف نے باقاعدہ تحقیق کے بعد خود احمدیت قبول کی اور پھر تادم آخر پوری استقامت، خلوص اور حسن عمل سے اپنے رب سے کئے ہوئے اس عہد کو نبھایا۔

جماعت احمدیہ لاہور کے حسابات کے "آڈٹ" کی خدمت انجام دینے کے علاوہ انہیں بطور قائمقام امیر اور بطور نائب امیر جماعت بھی خدمت سلسلہ کی سعادت نصیب ہوئی اور ہر دفعہ انہوں نے اپنے تمام مفوضہ فرائض کو انتہائی ذمہ داری اور جانفشانی سے انجام دیا۔ ماہر حسابیات ہونے کی حیثیت میں وہ متعدد مرکزی کمیٹیوں کے مستقل ممبر تھے۔ اور زندگی کے آخری سانس تک سلسلہ کی یہ خدمت انتہائی بشاشت قلبی اور ذمہ داریت کے ساتھ انجام دیتے رہے۔ ان کا نافع الناس وجود احباب جماعت کے لئے خصوصاً اور عام لوگوں کے لئے عموماً غنیمت ہی نہیں ایسا غنیمت تھا۔ اللہ رب العالمین انہیں اپنی قربت خاص سے نوازے۔ جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ہم مجلس عاملہ جماعت احمدیہ لاہور کے ارکان ان کی افسوسناک وفات پر ان کی اہلیہ و جگر گوشوں۔ بھائیوں اور دیگر تمام اعزہ و اقارب کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اور ان سے دلی ہمدردی و تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔

(میجر عبداللطیف نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور)

نادار اور یتیم بچوں کی تعلیم کیلئے
شعبہ امداد طلبہ کیلئے عطایا

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ کے شعبہ امداد طلبہ سے مستحق نادار اور یتیم طلباء و طالبات کو تعلیمی وظائف دیئے جاتے ہیں۔ یہ شعبہ مشروط بآمد کے طور پر ہے۔ اس کے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعہ پورے کئے جاتے ہیں۔ جماعت کے صاحب حیثیت اور مخیر احباب سے گذارش ہے کہ وہ عطیات اور صدقات کی رقوم براہِ راست بنام نگران امداد طلبہ یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوائیں۔

(ناظر تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرم مولانا عبدالوہاب آدم صاحب امیر جماعت احمدیہ غانا۔ رقم فرماتے ہیں:

مورخہ ۱۱ دسمبر ۱۹۹۱ء کے اخبار "الفضل" میں آپ کا مضمون "کاغذی ہے پیرہن" پڑھ کر بے حد خوشی ہوئی۔ خاکسار آپ کا بے حد مشکور ہے کہ آپ نے خاکسار کیلئے اس قدر پرخلوص جذبات کا اظہار فرمایا ہے۔ اور خاکسار کی معمولی معمولی خدمات کو بھی آج تک یاد رکھا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

مکرم حسن عطاء صاحب کی عمر اسوقت تقریباً ۹۰ سال کے قریب ہوگی۔ لیکن وہ اب بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے نماز جمعہ اور دیگر جماعتی تقریبات میں بڑے جوش و جذبہ سے شامل ہوتے ہیں۔ ان کی صحت اب کافی کمزور ہے۔ ان کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ چند یوم قبل خاکسار کو کماسی جانے کا موقع ملا آپ کا یہ مضمون ان کو پڑھ کر سنایا وہ بہت خوش ہوئے کہ ایک عالمی اخبار میں ان کی ناچیز مساعی کا اتنے اچھے الفاظ میں تذکرہ کیا گیا ہے۔ وہ آپ کے لئے دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔

ایک اور دوست مکرم عبداللہ ناصر بوائنگ صاحب کا ذکر آپ نے کیا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ وہ آج کل حکومت غانا کی طرف سے اشانٹی ریجن میں ریجنل ایجوکیشن ڈائریکٹر ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتی کاموں میں بھی بڑی لگن اور خلوص سے حصہ لیتے ہیں۔

جماعت احمدیہ غانا کے ایک سابق پریذیڈنٹ مسٹر آر بتھر صاحب کا بھی آپ نے تذکرہ فرمایا ہے ان کے بارہ میں آپ کو علم ہوگا کہ کچھ عرصہ ہوا وہ وفات پا گئے ہیں۔ اسی طرح جماعت احمدیہ غانا کے ایک اور پریذیڈنٹ مکرم ممتاز۔ بی آر بتھر جو کہ حکومت غانا کی طرف سے سعودی عرب میں غانا کے سب سے پہلے کونسل جنرل رہ چکے ہیں انہیں جماعت احمدیہ غانا کے جلسہ سالانہ منعقدہ ۹ تا ۱۱ جنوری میں شمولیت کی توفیق ملی اور انہوں آخری دن کے آخری سیشن کی صدارت بھی فرمائی جلسہ سالانہ کے چار دن بعد مختصر علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ ان کی بلندی درجات کیلئے بھی آپ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ آپ کی یہ بات بالکل درست ہے کہ نائیجیریا میں ہم نے آپ کو جسطرح جماعتی کاموں میں مصروف دیکھا۔ کہ آپ ہر وقت کام میں لگے رہتے تھے۔ ان واقعات کا آج بھی میرے دل پر بہت اثر ہے۔ اور میں اب بھی آپ کی ان خدمات کو اپنے لئے مشعل راہ خیال کرتا ہوں۔ ہماری یہ خدمات بھی دراصل انہیں کا مرہون منت ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ آپ بزرگان کی دعاؤں کے طفیل خاکسار کو بھی خدمت دین کی توفیق مل رہی ہے اور امید ہے کہ آپ آئندہ بھی اس ناچیز کو اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں گے۔

آخر میں ایک دفعہ پھر آپ کے پرخلوص جذبات کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اسی طرح خاکسار کو جو خدمت دین کی توفیق مل رہی ہے۔ اور جہاں تک اردو زبان جاننے کا تعلق ہے۔ اس کی اصل تعریف کے مستحق دراصل ہمارے بزرگ استاد یعنی آپ کے والد محترم حضرت صوفی عطاء محمد صاحب ہیں۔ جنہوں نے نہ صرف خاکسار کو بڑے آسان فہم طریق پر بہت قلیل وقت میں بڑے خلوص اور پیار سے اردو زبان سکھائی۔ اور نہ صرف مجھے بلکہ ان تمام غیر ملکی طلباء کو بھی اس زبان سے روشناس کرایا جو ان دنوں تقریباً سارے براعظموں سے دینی تعلیم کے حصول کے لئے ربوہ آئے تھے۔ انہیں کی محنت کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے آج ہم حضرت بانی سلسلہ کی عظیم الشان روحانی کتب کو ان کی اصلی زبان میں پڑھنے کے قابل ہیں۔ نیز آئمہ اور حضرت بانی سلسلہ کی تصنیفات اور خطبات کے علاوہ بزرگان سلسلہ کی کتب بھی پڑھ سکتے ہیں۔ مزید برآں "الفضل" جیسا عظیم اور روحانی اخبار بھی پڑھنے کی توفیق ملتی ہے۔

خاکسار ہر آن ان کے لئے دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹے رکھے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

مکرمہ امۃ الشافی شائستہ صاحبہ ٹیچر گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ لکھتی ہیں:-

اللہ تعالیٰ آپ کی عمر اور صحت میں برکت دے۔ الفضل اخبار کا باقاعدگی سے مطالعہ تسکین روح اور تسکین قلب ہوتا ہے۔ آج کے الفضل صہ ۵ میں اپنے نصرت سکول کے اعزازی کالم کے چھپنے پر بہت خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی جزا دے لیکن اس کالم میں تھوڑی سی تصحیح درکار ہے۔ سو وہ پیش کرتی ہوں۔ وہ یہ کہ اس پارٹی کا اہتمام نصرت گرلز ہائی سکول کے خوبصورت ہال میں ہوا تھا۔ جس کو بہت خوبصورتی سے طالبات نے سجایا تھا۔ جب کہ سکول کے سرسبز و شاداب لان میں دعوتیں جماعت کی الوداعی پارٹی کا انتظام کیا گیا تھا۔

دوسری بات یہ کہ میرا نام اس میں غلط چھپا ہے۔ میرا نام "امۃ الشافی شائستہ" ہے نہ کہ شائستہ شافی۔ تیسری تصحیح یہ کہ اعزازات حاصل کرنے والی اتھلیٹ طالبات کو اپنے منظوم کلام کے ذریعہ خراج عقیدت سکول ھذا کی ایک معلمہ محترمہ ریحانہ فرحت صاحبہ نے اپنی خوبصورت اور مترنم آواز میں پیش کیا تھا۔ میں نے طالبات کی فرمائش پر ان کی حوصلہ افزائی کے لئے اپنی غزل ضرور پڑھی تھی۔ لیکن وہ اتھلیٹ طالبات کے لئے نہیں تھی۔

امید ہے اس کی تصحیح فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں گے۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔ میرا بہت دل چاہتا ہے کہ الفضل کے لئے کچھ بھیجوں۔ مگر یہ سوچ کر کہ شاید ہمیں اس پیارے اخبار میں جگہ نہ ملے (یہ آپ نے کیسے سوچ لیا۔ ایڈیٹر) خاموش ہو جاتی ہوں۔ گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کے بارہ میں بیشمار مواد اس کے اعزازات، ترقیوں، کامیابیوں و کامرانیوں سے متعلق میرے پاس موجود ہے۔ اور اکثر و بیشتر دیگر

باقی صہ ۴ پر

یادِ رفتگان — چوہدری انوار الحسن

مولوی برکات احمد صاحب راجیکی

مولوی برکات احمد صاحب راجیکی حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی رفیق حضرت اقدس کے منجھلے بیٹے تھے آپ نے جب گریجویشن کی تو انہی ایام میں حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو) نے تحریک فرمائی کہ گریجویٹ نوجوان زندگی وقف کریں۔ چنانچہ آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آپ نے زندگی وقف کر دی۔

مولوی برکات احمد صاحب راجیکی بزرگ والد کی اولاد۔ انتہائی دعاگو۔ صلح جو۔ دین کے معاملہ میں انتہائی غیرت رکھنے والے درویش منش عالم شخص تھے۔ سلسلہ اور امامت کے عاشق صادق اور بزرگان سے محبت رکھنے والی ہستی۔ جن کی محفلیں قال اللہ و قال الرسول پر مبنی ہوتیں۔ عجیب پیاری شخصیت تھے۔ لیکن افسوس کہ زندگی نے وفا نہ کی جوانی کے عالم میں ہی اوائل ۶۴ء میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔

محترم مولوی صاحب موصوف کو خداوند کریم نے خدمت دین کے بے بہا مواقع میسر فرمائے۔ جب بہار میں ۴۶ء میں فسادات برپا ہوئے تو آپ وہاں تشریف لے گئے۔ نہ صرف احمدیوں بلکہ دیگر لوگوں کے مفاد کی خاطر دن رات ان کی خدمت کے لئے کوشاں رہے۔

۱۹۴۴ء میں جب حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) نے مختلف شہروں میں جلسے منعقد کئے تو محترم مولوی صاحب کو رفاقت کا موقعہ نصیب ہوا۔ چنانچہ حضور نے ۱۹۴۴ء میں دہلی میں جلسہ کیا تو ہنگامہ برپا ہو گیا۔ تصویر میں سٹیج پر سب سے پہلے سرخ ترکی ٹوپی والے نوجوان مولوی برکات احمد صاحب راجیکی ہی کی تصویر ہے۔

تقسیم ہند کے بعد مولوی صاحب موصوف کو خداوند کریم نے مقامات مقدسہ کی خدمت کے لئے درویشان قادیان میں رکھا۔ جہاں آپ نے اس وقت کے حالات کے پیش نظر غیر از جماعت احباب سے تعلقات استوار کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا۔

آپ جہاں بزرگان کی محبت سے فیض حاصل کرنے کے لئے ان کی مجالس میں تشریف لے جاتے وہاں بزرگان سلسلہ کے رفقاء اور عزیزوں سے بھی خصوصی ملاقات کے لئے جاتے مثلاً حکیم ملاوامل صاحب کی عیادت کے لئے باقاعدگی سے تشریف لے جاتے حکیم ملاوامل صاحب کی وفات غالباً ۵۳ء میں ہوئی۔ وہ دمہ کے مریض تھے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ملنے والی .... خبروں کے گواہ اور مصدق۔ اس کے علاوہ حکیم ملاوامل صاحب کا شمار ان دو افراد میں ہوتا ہے جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی شادی مبارک میں دہلی تشریف لے گئے تھے۔

اسی طرح محترم مولوی صاحب موصوف محترم چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب کے ایک "ساہی" سکھ عزیز سے بڑے احترام سے پیش آتے۔

محترم مولوی صاحب ناظر امور عامہ سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علاوہ ایڈیشنل ناظر اشاعت بھی تھے آپ نے بے شمار کتب کا انگلش میں ترجمہ کیا۔ اور بے شمار پمفلٹ انگلش میں لکھے جو کہ آج تک مقبول ہیں۔

آپ بحیثیت ناظر امور عامہ انتظامی لحاظ سے جب کبھی کسی کی اصلاح کی خاطر کوئی تعزیری قدم اٹھاتے تو گھر میں آکر علیحدگی میں خدا کے حضور گڑگڑا کر رو دیتے استغفار کرتے اور کہتے کہ میرا دل تو نہ چاہتا تھا لیکن کیا کرتا نظام کا مسئلہ تھا جس کی وجہ سے مجھے یہ سخت قدم اٹھانا پڑا۔ حق الوسع درگذر سے کام لیتے۔

آپ حضرت میاں بشیر احمد صاحب کے نئے حصہ مکان میں رہائش پذیر تھے۔ جہاں ہر وقت ادبی مجالس جمی رہتی تھیں۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غیور مسلمان بادشاہوں کے واقعات آئمہ کی سیرت۔ نیکی تقویٰ کے موضوع پر باتیں ہو رہی ہیں۔ اگر کوئی بچہ مجلس میں بیٹھا ہے تو اس کا دل نہ کرتا کہ مجلس کو چھوڑ کر جائے۔ اگر بزرگ بیٹھے ہیں تو وہ مگن۔ اگر غیر مسلم ہندو سکھ بیٹھے ہیں تو وہ مست۔ محفل ہی ایسی ہوتی کہ کسی کو بولنے کی ضرورت ہی محسوس نہ ہوتی اور دل چاہتا کہ مولوی صاحب بولتے جائیں اور ہم سنتے جائیں۔

آپ انتہائی غریب نواز مہمان نواز اور دعاگو اور صابر شخص تھے۔ بڑے بھائی مولوی مصلح الدین صاحب کی وفات کی اطلاع ملی سوائے اس کے کہ "ہم بھی اللہ ہی کے ہیں اور اللہ ہی کے پاس لوٹنا ہے" پڑھا اور دوستوں کو تسلی دینے لگے۔ لوگ جمع ہوئے کہ وہ مولوی صاحب کو صبر و تسلی دیں گے۔ الٹا مولوی صاحب آنے والوں کو صبر کی تلقین فرما رہے ہیں۔

موسم بہار میں بہشتی مقبرہ کی طرف عصر کی نماز کے بعد تشریف لے جاتے تو بڑی خوشی کا اظہار فرماتے اور کہتے کہ آموں کو بور آرہا ہے موسم بہار آرہی ہے اور جب موسم بہار چلی جاتی تو آئندہ سال کی بہار کا شدت سے انتظار شروع کر دیتے عجیب بزرگ تھے۔ عجیب توکل تھا۔

ایک مرتبہ کوئی بات ہوتی تو فرمانے لگے کہ تقسیم ہند کے بعد ناظر امور عامہ کا دفتر وہ بنا جہاں تقسیم سے قبل حضرت میاں بشیر احمد صاحب کا دفتر ہوا کرتا تھا (اصل کمرہ اور کرسی کے مالک تشریف لائیں اور یہ امانت سنبھالیں۔ وہ تو اپنے آپ کو عارضی طور پر ناظر امور عامہ سمجھتے تھے۔ ناظر امور عامہ کیا تھے کہ پیار محبت میں ہی بزرگان کی مثالیں دے کر آپس میں صلح کروا دیتے تھے ہر شخص محبت اور عقیدت کی نظر سے دیکھتا اور فیصلہ ملنے میں ہچکچاہٹ محسوس ہی نہ کرتا۔

دعا کا یہ عالم تھا کہ خدا کے حضور حاضر ہوتے اردگرد کی خبر ہی نہ رہتی۔ گریہ وزاری سے دعا کرتے۔ ہر مریض کی گھر جا کر عیادت کرتے خواہ امیر ہو یا غریب اگر کوئی بزرگ تیزی سے کلام کرتا خاموشی سے سنتے رہتے اگر میں پوچھتا کہ چچا جان آپ بولے کیوں نہیں۔ فرماتے کہ بزرگ ہیں۔ ان کی اولاد بہت مخلص ہے یہاں مجرد رہ رہے ہیں۔ اگر ہم نے ان کی ترش کلامی کو برداشت نہ کیا تو کون کرے گا؟ چلتے پھرتے فرشتہ انسان تھے۔

خداوند کریم نے ایک بیٹے امتیاز احمد سے نوازا جسے تربیت کی خاطر اس کے دادا حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی رفیق حضرت اقدس کے پاس بھجوا دیا کہ خود بیمار بھی تھے نیز سلسلہ کے کاموں کی وجہ سے اکیلے بچے کی تربیت بھی نہ کر سکتے تھے۔ سلسلہ ہر

باقی اسی صفحہ کے کالم ۴ پر

اور مکرمہ امۃ المتین صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۵ فروری ۹۲ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے حضور انور نے ازراہ شفقت نومولود کا نام "فاتح احمد" عطا کیا ہے

احباب اس بچے کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

درخواست دعا: مکرم قاضی ضیاء اللہ صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ حافظ آباد کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔

○ مکرم محمد ظہیر الدین احمد صاحب جی ٹی ایس بکسٹال لاہور کی اہلیہ محترمہ مقبول اختر صاحبہ بنت ماسٹر غلام محمد صاحب اوکاڑہ بیمار ہیں۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے۔

احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

سانحۂ ارتحال: مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب کراچی کی والدہ ماجدہ مکرمہ عائشہ بی بی صاحبہ بعمر ۹۰ سال مورخہ یکم مارچ ۹۲ء کو دولت نگر ضلع گجرات میں بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ دولت نگر میں ہی ان کی تدفین عمل میں آئی۔ موصوفہ ایک طویل عرصہ تک اپنے گاؤں میں بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم پڑھاتی رہیں۔ ان کی اس خدمت کے اثر سے ان کی نماز جنازہ میں مقامی لوگوں کی ایک کثیر تعداد نے شرکت کی۔

○ مکرم یوسف مبارک صاحب ساکن ربوہ کے ضلع سیالکوٹ کی والدہ محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ابراہیم صاحب مورخہ ۲۶ فروری ۹۲ء کو وفات پا گئیں۔

○ مکرم شیخ محمد حنیف صاحب قریشی سکھیکی منڈی ضلع گوجرانوالہ مورخہ ۲ مارچ ۹۲ء کو صبح ۳ بجے وفات پا گئے۔ نماز جنازہ بعد از نماز مغرب مکرم عبدالقدیر صاحب قمر مربی سلسلہ نے پڑھائی اور قبر تیار ہونے پر دعا بھی محترم مربی صاحب نے ہی کروائی۔

○ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب گوندل آف بھڈال تحصیل و ضلع سیالکوٹ مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۹۲ء صبح نو بجے وفات پا گئے آپکی عمر ۵۳ سال تھی۔ اسی روز شام کو ان کی مقامی گاؤں میں ہی تدفین ہوئی۔

احباب ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

نمایاں کامیابی: مکرم عبدالقیوم صاحب ابن مکرم عبدالشکور صاحب فیکٹری ایریا ربوہ نے امسال بی۔ ایس۔ سی جیالوجی (تین سالہ کورس) پنجاب یونیورسٹی سے پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔ اس سے قبل بھی عزیز نے پہلے سال پہلی پوزیشن حاصل کی۔ اور دوسرے سال بھی پہلی پوزیشن حاصل کرنے کے علاوہ ۱۱۰۰ میں سے ۸۵۷ نمبر حاصل کر کے ڈیپارٹمنٹ کا نیا ریکارڈ قائم کیا تھا اور گولڈ میڈل حاصل کیا تھا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ آئندہ بھی اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو زندگی میں اعلیٰ کامیابیوں سے نوازے اور اس کامیابی کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

بازیافتہ نقدی: مکرم ملک محمد اسحاق صاحب کارکن فضل عمر ہسپتال کو دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے سامنے والی سڑک سے کچھ نقدی ملی ہے۔ جن صاحب کی ہو نشانی بتا کر حاصل کر لیں۔

نیلام سامان

○ دفتر نظامت جائیداد کے سٹور میں مندرجہ ذیل سامان مورخہ ۱۵ مارچ ۹۲ء کو ساڑھے آٹھ بجے صبح بذریعہ نیلامی فروخت کیا جائے گا۔ صندوق۔ کرسیاں پائپ کرسیاں چوبی۔ ویل چیئرز۔ پلنگ آہنی۔ اے سی۔ الماری چھوٹی۔ بیڈ سائیڈ۔ حمام واٹر پمپ۔ نیز ہسپتال کا متفرق سامان

(ناظم جائیداد)

اعلان داخلہ

نصرت جہاں اکیڈمی کی کلاسز ششم اور نہم میں داخلہ کے خواہشمند طلباء دفتر سے داخلہ فارم اور پراسپکٹس حاصل کریں۔ داخلہ ٹیسٹ و انٹرویو کا ٹائم ٹیبل درج ذیل ہے۔

کلاس ششم

اردو ۱۹ مارچ بوقت ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک
حساب ۱۹ مارچ " ۱۱ بجے سے ۱ بجے "
انٹرویو ۲۰ مارچ " ۹ بجے سے ۱۲ بجے "

کلاس نہم

انگریزی اے ۱۹ مارچ ۸ بجے سے ½۱۰ بجے تک
انگریزی بی ۱۹ مارچ ۱۱ بجے سے ½۱ بجے تک
ریاضی ۲۰ مارچ ۸ بجے سے ½۱۰ بجے "
جنرل سائنس ۲۰ مارچ ۱۱ بجے سے ½۱ بجے "
انٹرویو ۲۱ مارچ ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک

کامیاب طلبہ کی فہرست ۲۲ مارچ کو اکیڈمی کے نوٹس بورڈ پر چسپاں کر دی جائیگی۔

(پرنسپل)

بقیہ اسی صفحہ کے کالم ۲ سے آگے

چیز سے عزیز تھا۔ چہرے پر ہمیشہ بشاشت، نور ٹپکتا رہتا۔ سراپا محبت تھے جو کہ ۱۹۶۲ء میں اچانک خدا کو پیارے ہو گئے اور مقبرہ بہشتی قادیان میں دفن ہوئے۔

اطلاعات و اعلانات

تقریب شادی: مکرم لقمان احمد صاحب ابن مکرم مرزا شریف احمد صاحب مغل جیکب آباد سندھ کی شادی ہمراہ عزیزہ امۃ الباسط صاحبہ بنت مکرم غلام رسول صاحب آف کھاریاں بخیر و خوبی انجام پائی مورخہ ۲۴ فروری ۹۲ء کو کھاریاں میں نکاح ہوا اور اسی روز رخصتانہ عمل میں آیا۔ اور مورخہ ۲۷ فروری کو جیکب آباد میں دعوت ولیمہ کی تقریب ہوئی

○ عزیزہ ناہید مبارک صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر کیپٹن مبارک احمد صاحب پروفیسر قائد اعظم میڈیکل کالج بہاولپور کی تقریب رخصتانہ ایوان ربوہ میں مورخہ ۱۴ فروری کو منعقد ہوئی۔ عزیزہ کے نکاح کا اعلان بعوض ۲۵ ہزار روپے حق مہر جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر ہمراہ مکرم رفیع احمد صاحب ابن مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب سدھو دار الصدر غربی ربوہ ۲۸ دسمبر ۱۹۹۱ء کو مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے کیا تھا۔ تقریب رخصتانہ میں تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مولانا محمد اسماعیل صاحب منیر نے دعا کروائی۔ ۱۵ فروری کو مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔

احباب ان رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

ولادت: مکرم ناصر احمد صاحب محمود مربی سلسلہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفین نو

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ تمام واقفین نو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عُمر عطا فرمائے۔ اور وہ بڑے ہوکر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

جو دوست "وقفِ نو" میں شامل اپنے بچوں کی تصاویر الفضل میں شائع کرانا چاہتے ہیں ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ پاسپورٹ سائز بلیک اینڈ وائٹ اور صاف تصاویر بھجوائیں۔

(ادارہ)

بسمہ منظور بنت ماسٹر منظور احمد
ربوہ

ماریہ پرویز بنت پرویز احمد
واہ کینٹ

امۃ الحی بنت محمد اکبر
دارالیمن ربوہ

عین الوفاء بنت انوار احمد خان
ربوہ

رحمت باری وجیہہ بنت حامد احمد خان
۱۸/۱۰ دارالعلوم غربی ربوہ

انس احمد ابن منور احمد بھٹی
گوجرانوالہ

عبدالرافع قدیر ابن ڈاکٹر عبدالمومن
جدران - دارالرحمت شرقی ربوہ

امۃ الرؤف بنت ڈاکٹر ارشاد احمد
ربوہ

نائلہ جاوید بنت واحد اللہ جاوید
خان - ربوہ

صبیحہ ریاض بنت ریاض احمد
منڈی بہاؤالدین

مباہل احمد محمود ابن چوہدری
محمود احمد - ربوہ

راشد احمد ساجی ابن مبارک احمد ساجی
کورنگی کراچی

انصر احمد بھٹی ابن محمد یوسف بھٹی
ربوہ

عطاء الحی مظفر ابن محمد اکبر
دارالیمن ربوہ

حامد کلیم ابن طارق ندیم
ربوہ

تیمور فراز ابن عبدالرحمن
کنگ چنن ضلع گجرات

عبدالمجیب قمر ابن عبدالقدیر قمر
مربی سلسلہ - سکھیکی

راجہ عبدالجبار احمد ابن راجہ گلزار
احمد - چک نمبر ۲۰ ضلع گجرات

قمر احمد ابن نذیر احمد
منڈی بہاؤالدین

صباح الظفر ابن محمد ظفر اللہ
ربوہ

سفیر احمد ابن بشیر احمد
منڈی بہاؤالدین

مبارز احمد ابن سید مبشر احمد مظہر
ربوہ

سلیمان خان ابن نصر اللہ خان
منڈی بہاؤالدین

سید منصور احمد ابن سید مبشر احمد مظہر
ربوہ

عثمان محمود ابن طاہر محمود
ملک پور کھارے ضلع شیخوپورہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ محترمہ بے نظیر بھٹو اور غلام مصطفیٰ جتوئی کے درمیان ایک اور اہم ملاقات ہوئی ہے۔ اس ملاقات میں پی ڈی اے اور این پی پی میں اتحاد برقرار رکھنے اور سندھ اسمبلی میں فعال کردار ادا کرنے پر اتفاق کیا گیا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ چند روز میں آل پارٹیز کانفرنس اور پی ڈی اے میں توسیع کر کے مزید پارٹیوں کو اس میں شامل کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ جب تک سندھ میں پرائیویٹ آرمی اور افراد سے اسلحہ نہیں لیا جائے گا امن بحال نہیں ہوگا۔

○ امریکہ کے محکمہ دفاع نے کہا ہے کہ پاکستان کے ساتھ فوجی تعلقات بحال ہونے چاہئیں۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان ایٹمی اسلحے کی دوڑ کا قابل قبول حل تلاش کیا جائے۔ بحر ہند اور جنوبی ایشیا کے دوسرے ملکوں پر بالادستی حاصل کرنے کے سلسلے میں بھارتی خواہشات کی حوصلہ شکنی کی جانی چاہیئے۔

○ سرگودھا کی ایک عدالت نے رکن قومی اسمبلی میاں عبدالحمید کو توہین عدالت کے جرم میں تین ماہ قید کی سزا سنائی ہے وہ ایک کیس کے سلسلہ میں عدالت سے مسلسل غیر حاضر ہیں

○ پاکستان اور بھارتی فوج کے درمیان جھڑپ ہونے سے پانچ پاکستانی فوجی شہید ہو گئے۔ تین بھارتی فوجی بھی زخمی ہوئے۔ بھارتی محکمہ دفاع نے کہا ہے کہ یہ جھڑپ اس وقت ہوئی جب پاکستانی فوجیوں نے کشمیر میں تعینات فوجیوں پر فائرنگ کی۔

○ کوآپریٹو بحران کے لئے امید کی کرن پیدا نہیں ہو سکی۔ انوسٹمنٹ کمپنی کا قیام روک دیا گیا ہے۔ وزیر اعظم کی ۶ نومبر ۹۱ء کی تقریر کے اعلان پر عمل درآمد نہیں ہو سکا۔ پنجاب حکومت نے کھاتے داروں کو ادائیگی کے لئے وفاقی حکومت کی معرفت بنکوں سے ۸ ارب روپے قرض مانگے مگر بنکوں نے دینے سے انکار کر دیا ہے۔

○ ننھے منے طلباء و طالبات کو غیر ملکی مہمانوں کے استقبال کے لئے کیوں ر

جایا جاتا ہے؟ ہائی کورٹ نے لاہور کارپوریشن کے لارڈ میئر کو عدالت میں طلب کر لیا ہے۔ لاہور ہائی کورٹ نے یہ طلبی اس اخبار کی خبر کی بنا پر از خود کی ہے جس میں قازقستان کے صدر کی آمد پر ایک بچی کے بے ہوش ہو جانے کی تصویر شائع ہوئی ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پی ڈی اے، این پی پی اور آزاد اراکین پر مشتمل پارلیمانی گروپ سندھ کی حکومت سے تعاون کرے گا۔ مارشل لاء دور اور حالیہ جام دور میں عوام سے کی گئی ناانصافیوں کا ازالہ کروائیں گے۔

○ کراچی کے معروف صنعتکار عبداللہ دادا بھائی کو اغوا کر لیا گیا۔

○ کراچی سے پیپلز پارٹی کے رکن صوبائی اسمبلی علی ہنگورو کو جیل سے نکلتے ہی ایک اور مقدمے میں گرفتار کر لیا گیا۔ وہ ۱۹۹۰ء سے نظر بند ہیں۔

○ عالمی بنک نے پاکستان میں اقتصادی اصلاحات کو تسلی بخش قرار دے دیا ہے۔

○ دفاعی ساز و سامان میں خود کفالت کے لئے ماسٹر پلان تیار کر لیا گیا ہے۔

○ جنوبی افریقہ نے ورلڈ کپ کرکٹ کے میچ میں پاکستان کو ہرا کر رہی سہی امیدوں پر بھی پانی پھیر دیا ہے۔ پاکستان نے اب تک کھیلے گئے ۵ میچوں میں سے ایک جیتا ہے ایک برابر رہا ہے اور تین میں ہارا ہے۔ پوائنٹس کے لحاظ سے اس وقت پاکستان کی پوزیشن آٹھویں ہے۔

○ وائس آف امریکہ نے تبصرہ کیا ہے کہ سندھ کے نئے وزیر اعلیٰ سید مظفر شاہ نے پیپلز پارٹی سے وعدہ کیا ہے کہ وہ اس کے خلاف انتقامی کارروائیاں بند کروا دیں گے۔

○ سندھ میں ڈاکوؤں نے جیکب آباد کی حوالات پر حملہ کر کے اپنے آٹھ ساتھی چھڑوا لئے۔ یہ حوالات شہر کے وسط میں واقع ہے۔

○ وفاقی وزیر پانی و بجلی جام یوسف نے بلوچستان کی حکومت کے مشیر ڈاکٹر افضل کے خلاف ہتک عزت کا دعویٰ کر دیا ہے انہوں نے وزیر اعلیٰ کو بھی دھمکی دی ہے کہ اگر انہوں نے وفاقی وزیر کے خلاف جاری کردار کشی کی مہم بند نہ کی تو انہیں مسلم لیگ سے نکلوا دیا جائے گا۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ میں نے وزیر اعظم سے کہہ دیا ہے کہ اس سے پہلے آپ کچھ لوگوں کو نکالیں پھر آپ کو چند لوگ نکال دیں بہتر ہے مل بیٹھ کر معاملہ طے کر لیں۔

غیر ملکی خبریں

○ کشمیری حریت پسندوں نے ۲۶ بھارتی فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔ جبکہ دس زخمی ہو گئے۔ بھاری تعداد میں بھارتی اسلحہ پر بھی قبضہ کر لیا گیا۔ بھارتی فوج نے اندھا دھند تلاشی کے دوران آٹھ شہریوں کو شہید کر دیا۔ کشمیر میں سنسر شپ کے خلاف احتجاج کے طور پر چوتھے روز بھی کوئی اخبارات شائع نہیں ہوا سرینگر میں فوجیوں نے ایک ہسپتال پر حملہ کر دیا۔ دس مریض ہلاک ہو گئے۔

○ افریقہ کے جنوبی علاقے میں بدترین خشک سالی سے بڑے پیمانے پر قحط کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

○ تھائی لینڈ میں مسافر کشتی آئل ٹینکر سے ٹکرا جانے سے ۱۱۹ افراد ڈوب گئے۔

○ بنگلہ دیش کی وزیر اعظم مسز خالدہ ضیاء اس ماہ کے آخر میں واشنگٹن میں صدر بش سے ملاقات کریں گی۔ ان کی گفتگو میں سرفہرست برمی مسلمان پناہ گزینوں کا مسئلہ ہوگا۔

○ امریکی بحریہ کی طرف سے شمالی کوریا کے جہاز کی تلاشی لینے کے معاملہ کو ایرانی اخبارات نے امریکہ کی بحری قزاقی قرار دیتے ہوئے شدید تبصرے کئے ہیں۔

بقیہ: ص۱ سے آگے

پیدا نہ کرو۔ پھر تاکیداً فرمایا کہ (تم اس کو پکارو) کہ خدا تعالیٰ سے عاجزانہ دعائیں کر کے اس کی برکتوں اور رحمتوں کو حاصل کرو اور اس کی نصرت اور مدد پاؤ تاکہ تم خوفاً اس خوف سے نجات پاؤ جو حق تلفی کے بعد پیدا ہوتا ہے"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۵ نومبر ۱۹۷۴ء)

کیور ہیو ٹائم برائے رمضان المبارک

کیور ہیو کلینک اور ہیڈ آفس ربوہ کے اوقاتِ کار رمضان المبارک میں یہ ہوں گے
صبح ۳۰۔۸ تا ۳۰۔۱ب ـــــ شام بعد نمازِ عصر تا افطار
ـــــ ناغہ بروز جمعۃ المبارک ـــــ
کیور ہیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی ربوہ فون ۷۷۱، ۶۰۶، ۶۰۷

محکمہ تعلیم سے منظور شدہ
ناصر کنڈر گارٹن
دارالرحمت وسطی ربوہ
نرسری (انگلش میڈیم) اور دیگر کلاسوں (جماعت اول سے جماعت پنجم تک) ہیں
داخلہ شروع ہے
فارم اور پراسپکٹس سکول سے حاصل کریں
پرنسپل